

# الخلافة في الإسلام في الأحاديث الصحيحة

• تاليف لطيف •

المختار النبيل والجاهل الجليل شيخ الإسلام سيدنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله عليه



تقديم، تعليق، تحشية

مولانا جليل الرحمن صاحب قاسمي أستاذ دار العلوم ديوبند

حصري بلخ و دستان

514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب.....	الخلیفة المہدی فی الاحادیث الصحیحة -
مولف.....	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ریشید -
تقدیم. ترجمہ. تشریح و تخریج.....	مولانا حبیب الرحمن قاسمی دارالعلوم دیوبند -
قیمت.....	۲۰ روپے -
ناشر.....	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت -

ملنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان : 514122

# معلقہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ عِلْمِ السَّاعَةِ“ اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسُهَا. فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُتُهَا“ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منہ ہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فاخبرني عن الساعة؟ قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسؤں (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

”قال فاخبرني من اماراتها اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامه ربتها وان تری الحفاة العراة العالقة رعاء النساء يستطاولون في البسنان“ لونڈیاں اپنی مالکہ کو جتنے لگیں لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں، اور ننگے پیر، ننگے بدن، ننگہ دست بکریوں کے چرواہوں کو تو بیچے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھا رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

صفری سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمس ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد؛  
(بخاری ص کتاب العلم ص ۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد ننگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال جو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں کٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نذاکر فقال ماتذاکرون ؟  
قالوا نذکر الساعة قال انہما لن تقوم حتی تروا قبلہما عشر آیات فذکر الدخان والدجال، والدابة وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم ویا جوج وما جوج وثلاثة خسوف خسف بالشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وأخذ الک نارت خرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا۔ تم لوگ کسی چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا: جویرہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یا جوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا (۸) ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دے گی۔  
قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدیؑ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولہا ان یتظہر الامام المقتدی الخاتم

للدنۃ..... محمد المہدی (لوائح الانوار البہیۃ ص ۲۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدیؑ کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں دسی الاصفریٰ یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعبدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اتنی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدیؑ کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امانت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی جبرجست مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیدا میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پا کر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدیؑ کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدیؑ کا نام، ولدیت، طبع و خیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہر گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدیؑ کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول محمدین کے اعتبار سے وہ حد تو اتنا پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسن محمد بن اسحاق السجری الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم

فی المہدی وانہ من اہل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض ھدلاً

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعد على قتل الدجال وانه يوم هذه  
الامة وعيسى خلفه في طول من قصته وامره (تمهذيب التمهذيب ج ۱ فی ضمن ترجمہ محمد بن  
خالد الجندی المؤذن)

”امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تو اترا و نہایت عام کے درجہ میں پہنچ گئی  
ہیں کہ وہ بیت رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف  
سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل و جال میں ان کی مساعدت اور نصرت  
کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک منازاد ادا کریں گے وغیرہ، طویل  
واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفاری نے اپنی شہور کتاب  
لوائح الاوار البہیہ میں علامہ عمر بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری  
صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی تذکرہ فی احوال ملوٹی و امورا لآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔  
شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۳۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخروجہ آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی  
فلامحی لانکارہا۔

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تو اترا معنوی کی حد کو  
پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کو کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔  
امام سفاری کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المہدی حتی قبل لامہدی الاعیسیٰ والصواب الذی  
علیہ اهل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانه یرجی قبل نزول عیسیٰ علیہ  
السلام وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی  
وشاع ذلک بین علماء السنۃ حتی عد من معتقد التہم (لوائح الاوار البہیہ ج ۱ ص ۸۷)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں  
اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا  
ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ توڑ

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقدر روى عن ذكرين الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعبدية وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعه العلم القطعي فالإيمان بخروج المهدي واجب كما هو مقرر عند أهل العلم ومدون في عقائد أهل السنة والجماعة (الضاحية)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے آتی روایتیں مرقوم ہیں کہ ان سے مسلم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ ابن علی البرہاری اکنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہاری کو ابن ابی علی نے طبقات استنباط میں شیخ البرہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۵۸ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتھا کثیرۃ جد استلخ حد التواتر وهی فی السنن وغیرہا من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید:

(ص ۵۲ مطبوعہ سلسلہ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول، لاشک ان المہدی یرخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر و عام لما نواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکلتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الاحادیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خبر وجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فيه علی اختلاف روايتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذی والبیہقی و ابن ماجه والحاكم والطبرانی والبیہقی والموصلی والبخاری وغيرهم من دواوين الاسلام من السنن والمعجم والمسانيد واسندوها الى جماعة من الصحابة فانكارها مع ذلك مما لا ينبغي، (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی امام بخاری وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فی تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و درجہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکلتانی مزید لکھتے ہیں:



ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت  
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ماترى هل احاديثه  
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمد عليه - مع انه  
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه :

(نظم المتناشئ من الحديث المتواتر)

”اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج  
کرنا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام  
مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے  
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی  
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف  
صحیح وثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے دلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفاریؒ واجب  
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور  
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر  
علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ دلائل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی  
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُر زور تردید کی ہے اور اصل  
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے  
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علامہ امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے  
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے  
دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا  
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں :

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء  
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث

الصحيحه في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس  
وتبليغ ما التى به النبي عليه السلام وان لا يفتقر الناس بكلام بعض المصنفين  
الذين لا امام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانسهم وان كانوا  
من المعتمدين في التاريخ وامثاله ولا اعتد ادلهم في علم الحديث الخ  
بعض مجالس عليه من مبدئ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مبدئ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی  
صحیح سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے  
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض  
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ  
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا  
اعتبار نہیں ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر  
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث  
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک  
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



# کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شاہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان ”مکتوبات مدنیہ“ بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

”حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول یسعی علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنہ یاجوج و ماجوج و ابتداء الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دُنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باب کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔“

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحابِ بدر و اصحابِ طاووت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیرہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن و ضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے مجتہدوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے ناٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھرنے مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔۔۔ اور رسالہ پھر مل نہ سکا، ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید و نا اُمید کی مل جلی کیفیت کے ساتھ اس دو ترجموں کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت کے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نا اُمید ہی پر اُمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صدا احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں ام سرکار مکتبہ رضوانہ، جسرہ لکھنؤ، میں ممکن ہے کہ کتبہ گمشدہ رسالہ مل جائے، جو کہ مولانا موعود

کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کمیں کوئی شراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرتِ مخطوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہ کے اہتمام کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرچہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام ممدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کے نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیابِ مخطوط میں کل ۲۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ ہدایتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مہیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ممدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابنِ خلدون نے اپنے مقدمہ میں ممدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی ممدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متروک ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابنِ خلدون کے اُٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامتِ کثر و بقیمتِ بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے جن کتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس س کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اس کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ  
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، أَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ أَحَقَرُ طَلِبَةِ الْعُلُومِ الدِّينِيَّةِ بِلَدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ  
الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ أَلْفَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَتَحِيَّةٍ، الرَّاجِي غُفُورَ رَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ  
بِحُسْنِ اخْتِيارِهِ غُفْرَانَهُ وَلَوْلَا ذِيهِ وَمَشَائِخِهِ الرُّءُوفُ الْوَاقِعُ، أَنَّهُ قَدْ جَرَى بَيْنَهُ أَنْبِيَاءُ  
الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمُهْدِيِّ الْمَوْعُودِ فَانْكَرَ بَعْضُ الْفَضَلَاءِ الْكَامِلِينَ صَحَّةَ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ  
فِيهِ فَاحْتِيتَ أَنْ أَجْمَعَ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَتْرَكَ الْحِسَانَ وَالضَّعَافَ  
رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيغِ مَا أَتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَنْ لَا يَغْتَرَّ النَّاسُ  
بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ الَّذِينَ لَا إِمَامَ لَهُمْ يَعْلَمُ الْحَدِيثَ كَاتِبِ خُلْدُون (۱) وَغَيْرِهِ  
حمد وصلوة کے بعد — تمام مخلوق لے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر، مستی ران

پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو  
اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و  
مہربان وحدہ لا شریک اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالس  
علیہ میں مدعی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مدعی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے  
انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح  
حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو  
جائے، میزان حدیثوں کی جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن محققین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ  
کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فاضل تاریخ میں

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأتنبلی العسمری المالکی المتوفی ۸۰۸ھ وک  
فی تونس سنة ۷۳۲ھ مؤرخ وفلسوف ورجل سنی درس المنطق والفلسفة والفقه والتاریخ فوجیه  
لیو عنان سلطان تونس والی الکتابۃ ثم سافر إلی الأندلس فانتدب به ابن الأحرر صاحب غرناطة سفیرا  
إلی ملک قشتالة ثم رجع إلی مصر ودرس فی الأزهر وتولی قضاء المالکیة ولم یتزی بزی القضاء  
محفظا بزی بلادہ وعزل و أعید وتوفی فجاء فی القاهرة کلن فصیح المنطق جمیل الصورة عقلا

فَانْتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا مِنْ الْمُتَعَمِّدِينَ فِي التَّارِيخِ وَأَمَنَالِهِ فَلَا اِعْتِدَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ قَبْلَ ذَلِكَ الْإِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ أَيْضًا لَكِنْ لَمْ يَحْمِلْنِي إِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَأَيْتُ فَضْلَاءَ الْأَوَانِ وَأَيْمَةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُونَ فِيهِ شَمَرْتُ ذَيْلِي لِهَذَا الْمُقْصِدِ الْمُنِيفِ لَعَلَّهُ يَكُونُ ذَرِيعَةً لِإِزَالَةِ الْإِشْتِبَاهِ عَنْ هَذَا الدِّينِ الْمُنِيفِ وَعَلَى اللَّهِ التَّكْلَانُ. وَحَيْثُ إِنَّ بَعْضَ الْأَحَادِيثِ قَدْ تَكْفُلَ بِهِ إِمَامٌ مِنْ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ أَتَيْتُ بِهِ بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِرِجَالِهِ وَمَا لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ تَعَرُّضْتُ لِرِجَالِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِينَ اِخْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ أَتَيْتُ بِالْفَاقِطِ التَّوْبِيقِ الَّتِي ذَكَرَهَا أَيْمَةُ الْجَرَحِ وَالتَّعْدِيلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱) يُزِي مِنْ مَعْتَمِدٍ وَمُسْتَنْدٍ هِيَ، لَيْكِنْ عِلْمُ حَدِيثٍ فِيهِ أَنْ كَقَوْلِ كَا اِتِّبَارِ نَهِيں هے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض علوم سے مہدی موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء وقت اور علماء زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہو گیا تاکہ یہ دینِ نیف سے شبہات کے دور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں، لہذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی ہوگی

صَلَاتُ اللَّهِ طَامِعًا لِلْمَرْقَبِ الْعَالِيَةِ لَشَهْرٍ بِكَنْتِهِ الْعَمِيرِ وَدِيُونِ الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ فِي تَارِيخِ الْعَرَبِ وَالْعَمَمِ وَالْبَرِيرِ فِي سَبْعَةِ مَجَلَدَاتٍ لَوْهَا الْمُقْطَعَةُ وَهِيَ تَعَدُّ مِنْ أَصُولِ عِلْمِ الْأَجْنَمَاعِ وَمِنْ كُتُبِهِ شَرْحُ الْبُرْدَةِ وَكِتَابُ فِي الْحَصَابِ وَرِسَالَةٌ فِي الْمُنْطِقِ وَشِفَاءُ السَّلَالِ لَتَهْذِيبِ الْمَسَائِلِ - وَقَدْ طَعَنَ بَنُ خَلْدُونِ فِي أَحَادِيثِ الْمَهْدِيِّ فِي مُقَدِّمَتِهِ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي وَالْخَمْسِينَ وَلَكِنْ لَا اِعْتِدَادَ بِقَوْلِهِ فِي تَصْحِيحِ حَدِيثِ وَتَضَعِيفِهِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ رِجَالِ الْحَدِيثِ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَ أَيْضًا الشَّيْخُ أَحْمَدُ شَاكِرٌ فِي تَفْرِيجِهِ الْأَحَادِيثَ لِمُسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ ج ۵ ص ۱۶۷، أَمَّا بَنُ خَلْدُونِ فَقَدْ قَضَا مَا لَيْسَ بِهِ عِلْمٌ وَاقْتَحَمَ قَحْطًا لَمْ يَكُنْ مِنْ رِجَالِهَا (الْإِعْلَامُ لِلزُّرْكَانِي ج ۳ ص ۲۳۰) وَالْمُنْجِدُ فِي الْإِعْلَامِ (ص ۱۷۹)

(۱) لَوْ عَدَّ اللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدُونِ الْحَاكِمِ الضَّبِّيِّ النَّيْسَابُورِيِّ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْبَيْعِ عَلَى وَزْنِ قِيمِ صَاحِبِ التَّصَانِيفِ الَّتِي لَمْ يَسْبِقْ إِلَيَّ مِثْلُهَا كِتَابُ الْإِكْبَالِ وَكِتَابُ الْمُدْخَلِ إِلَيْهِ وَتَارِيخُ نَيْسَابُورِ وَفَضَائِلُ الشَّافِعِيِّ وَالْمُسْتَدْرَكُ عَلَى كِتَابِ الصَّحِيحِ وَغَيْرَ ذَلِكَ تَوَفَّى عَامَ ۱۰۵ هـ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ فِي الصَّحِيحِ وَاتَّفَقَ الْحَفَاطُ عَلَى أَنَّ تَلْمِذَهُ الْبِيهَقِي لُتْدَ تَحْرِيًا مِنْهُ، (الرِّسَالَةُ الْمُسْتَطَرَفَةُ)





قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُرَّةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى  
فِي جَامِعِهِ (۱)

(۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقُرَشِيِّ ثَابِتُ نَاسَفِيَّانِ الثَّوْرِيُّ عَنْ غَاصِمِ  
بْنِ هَذَلَةَ عَنْ زُرَّ (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ  
إِسْمِي ، الخ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۳)

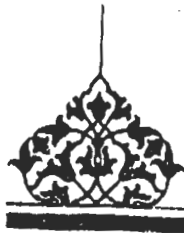
امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”جامع ترمذی“ میں فرماتے ہیں۔  
۱۰۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت  
تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام  
میرے نام کے مطابق دیکھی ہوگا (تفصیل ص ۱۷)

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ السلمی البوغی الترمذی ابو عیسیٰ توفی سنة ۳۷۹ ھ۔ من  
لئے علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض  
شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمرى في آخر عمره وكان يضرب به المثل في  
الحفظ مات بـ ترمذ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی فی الحديث مجلدان والشملل  
النبوية والتاريخ والعلل فی الحديث (الاعلام ج ۲ ص ۳۲۲)۔

(۲) زر فی المعنی زر بکسر زای وشدة راه۔

(۳) یواطئ ای یوافق ویمثل۔

(۴) الترمذی ج ۲ ص ۴۷۔



(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْغَطَّارُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمٰى قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. اهـ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحَسَنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحُجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بِنِ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُيَيْنَةُ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ۲۵ ص ۴۶۶)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں کہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت و حشمت اور افرادی اور جمہادی کی طاقت سے مسمیٰ دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (لکھ شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) لَيْسَ وَالْخُرُوجُ الْإِسْلَامُ لِيُؤْدِلُوا فِي سَلْتِهِ وَسُكْتِهِ وَالْحَقُّ لِيُؤْكَرَ الْبَيْتَ فِي بَلَدٍ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ وَلَهُ مَشَاهِدٌ صَحِيحٌ عَنْ طَرَفٍ. عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ مَاجَةَ وَالْحَكَمِ وَأَحْمَدَ.

(۲) قَالَ الْإِسْلَامِيُّ فِي عَقْدَةِ (شرح صحيح مسلم للإمام النووي ج ۲ ص ۳۸۸).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَغْنَى الْكَعْبَةُ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا عِذَّةٌ وَلَا عُدَّةٌ يَنْفَعُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثٌ. (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنْامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ أَلْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ جَاءَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافت محمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی ہمدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام پیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسا جاتے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ لے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) منعة بفتح الميم والنون وكسر ها اي ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البیداء كل أرض لمصاء لا شئ بها.

(۳) عبث فعل معناه اضطرب بجسمه وقول حرك لطفه كمن ياحذ شئنا لو ينفعه.

الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ  
 مَهْلِكًا وَاحِدًا وَ يَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتِهِمْ . اه (۲)  
 (۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْمِةٍ قَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ  
 يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِئَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدْيٌ (۳) . قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ  
 قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي  
 آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يُعْجِنُ (۴) أَمَالًا حَنِيئًا وَلَا يَمُدُّهُ عَدَا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ  
 أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہر گہری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاد  
 ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا  
 قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے  
 پوچھا یہ بندہ شش کن لوگوں کی جانب سے ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف  
 سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری  
 آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۃ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے  
 شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت  
 کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں؟ تو ان  
 دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

(۱) الْمُسْتَبْصِرُ فَهُوَ الْمُسْتَبِينُ لَنَافِكَ الْقَصْدُ لَهُ عَمَلٌ .

(۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية لم مسلمة

(۳) مَدْيٌ مَكَالٌ فِي الشَّامِ وَمَصْرٌ بِمِصْرَ ۱۹ صَاعًا .

(۴) يَحْنُو حَنِيئًا وَحَنُوًا هُوَ الْحَفْنُ بِالْيَدَيْنِ .

(۵) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وَقَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ هَذِهِ رَوَايَةٌ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهُ .

قُلْتُ وَلَا يُقْلَقُ أَنَّكَ لَا تُجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمُهَدِيِّ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي سَيَاتِي ذَكَرَهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا هُوَ الْمُهَدِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يُخْبِرُ الْمَالُ خُبْرًا هُوَ الْمُهَدِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْإِمَامِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْخَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱)، بَيْنَ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَنِهِ.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَوَيْنِكَ يَغْنَى ابْنَ عِيَّاشَ حَ وَثَنَا مُسَدَّدُنا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَاعِيذُ اللَّهِ بَيْنَ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ حَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَى عُبَيْدُ اللَّهِ بَيْنَ مُوسَى عَنْ فَطْرِ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَمَّ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثٍ فَطَرِ

(تنبیہ) اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کبھی آپ اپنے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیان کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدل میں پہنچے گا تو دھنا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے آپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبو داود لم يلم أهل الحديث في زمانه أصله من مسجستان ورحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵هـ، له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثاً اقتضبها من ۵۰۰۰۰ حديثاً وله المرسلات الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد، مخطوطة في خزانة القرويين بخط قدسلي والبعث والشعر مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا وَجُورًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبْ إِلَّا  
تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوْاطِي اسْمُهُ إِسْمَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ  
لَفْظُ عَمْرٍو وَابْنُ بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ. (۱)

قُلْتُ مَذَارُ هَذِهِ السِّيَرَةِ عَلَى عَاصِمٍ بْنِ يَزِيدٍ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ أَبِي النُّجُودِ أَخِي الْقَرَاءِ الشَّيْخِ  
أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَجَعَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مَقْرُونًا وَالْأَزْبَعَةُ، وَفَقَّهَ أَخَاهُ وَالْبَعْجَلِيَّ وَبَقُوبَ بْنَ سُفْيَانَ  
وَأَبُو رَزَّةَ وَأَمَّا زُهْرَةُ بْنُ حَبِشٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السَّيِّدُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ الصَّحَابِيُّ الْفَقِيهُ الْمَعْرُوفُ فَمَلِمَ بِمَا ذُكِرَ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ  
فِي مُسْتَدْرَكِهِ فَانْقَضَى وَالْحَدِيثُ الْمَقْسُورُ بِذَلِكَ الطَّرِيقِ وَطَرِيقِ حَدِيثِ عَاصِمٍ عَنْ زُهْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهَا  
صَحِيحَةٌ أَيْ كُلُّ طَرِيقِهِ صَحِيحَةٌ عَلَى مَا أَصْلَحَتْ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِالْاِجْتِهَادِ بِأَخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ أَبِي  
النُّجُودِ إِذْ هُوَ إِمَامٌ مِنَ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ (۳)

(۶) حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ  
بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُ مَا عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک  
شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولد میرے نام اور ولد میرے کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو مدلل  
انصاف سے بھر دے گا۔ یعنی پوری دنیا میں مدل و انصاف ہی کی حکمران ہوگی، جس طرح وہ  
اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

(۱) سنن ابی دلاؤد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عاصم بن یزید راہج تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۵ و خلاصہ التذہیب ص ۱۸۱ و زر بن

حبیش تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرک کتاب الفتن والملاحم ج ۲ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود صحت عنہ ابو  
دلاؤد والعمدنی وابن القیم ولہ مشاہد صحیح من حدیث علی عنہ ابی دلاؤد ورواہ القرمذی کما مر  
ولین ماجہ واحمد من حدیث ابی سعد الخدری فی الحدیث، صحیح بشواہدہ واللہ اعلم.

جَوْرًا الخ (۱)۔

أَقُولُ أَمَّا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَهُوَ عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ النَّبَسِيِّ أَبُو الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْحَافِظُ أَخَذَ الْأَعْلَامَ أَخْرَجَ لَهُ الشُّيْخَانُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ ثِقَةٌ (۲) وَأَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ خُثَيْبٍ الرَّهْبِيرِيُّ النَّبِيُّ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ أَبُو نَعِيمٍ الْكُوفِيُّ الْعَلَابِيُّ الْأَخْوَلُ الْحَافِظُ الْعَلَامُ قَالَ أَخْبَذَ ثِقَةً يَقْظَانُ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ وَقَالَ الْقُسْرِيُّ أَجْمَعَ أَصْحَابُنَا عَلَى أَنَّ أَبَا نَعِيمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْإِتْقَانِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ، وَأَمَّا فَطْرُ فَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْقُرَشِيِّ الْمُخَزُومِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْخَلَّاطُ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْأَزْبَعَةُ وَثَقَّهُ أَخْبَذَ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْعَجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. أَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ فَهُوَ أَبُو الطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرِيُّ وَابْنَةُ الْكُتَيْبِيُّ أَخَذَ الصَّحَابَةَ وَأَخْرَجَهُمْ وَقَاتَا عَلَى الْبَاطَلِ وَأَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ وَالْحَافِظُ أَنَّ الْخَبْرَ صَحِيحٌ (۳) عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَبَتَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِئِيُّ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَّانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَهْدِيُّ مِنَ

دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو دیکھ کر انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

۱۱، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸

(۱) متن ہی دلاؤ ج ۲ ص ۵۸۸۔

(۲) عثمان بن ابی شیبہ روى عنه الجماعة سوى الترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزي عنه ومحمد بن علي بن بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵ - الفضل بن دكين ولائته ۱۳۰هـ ومات سنة ۲۱۸هـ روى عنه البخارى فاكهتر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳ وخلاصة تذهب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولا هم ابو بكر الخطاط الكوفي قال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان له شيوخ قليل وقال النسائي - بس - به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كرم مات سنة ۱۵۳هـ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشن مغرط (اي من الغشبية فرقة من الجهمية) قال الصاجي وكان يقدم علينا على عثمان وقال السعدي زلف غير ثقة وقال الدارقطني فطر زلف ولم يحتج به البخارى وقال عدى له احاديث سالحة عند الكوفيين وهو متمسك بالرجولة لا بس - به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهب ص ۳۱۱۔



عزرتي (١). من وُلِدَ فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ ثُنَى عَلَى بَنِيهِ يُقِيلُ وَيَذْكُرُ مِنْهُ سَلَاخًا (٢)

أقول أما أحمد بن (٣) إبراهيم فهو أبو علي أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل نزيل بغداد كُتِبَ عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ لَابَّاسُ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِيخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ثَقَّةٌ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيرِهِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (٤) بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ فَهُوَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غِيلَانَ الْأَمْوِيُّ وَثَقَّهُ أَبُو حَاتِمٍ أَخْرَجَ لَهُ السَّيِّئَةُ وَأَمَّا أَبُو الْمَلِيحِ (٥) الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ فَهُوَ ابْنُ يَحْيَى الْفَرَزَارِيُّ أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ قَالَ أَحْمَدُ ثَقَّةٌ ضَابِطُ الْحَدِيثِ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَمْلِيْقًا وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ أَبُو زُرْعَةَ ثَقَّةٌ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الدَّارِيُّ ثَقَّةٌ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ثَقَّةٌ وَأَمَّا زِيَادُ بْنُ (٦) بَيَانَ فَهُوَ الرَّقِيُّ

(٣) القاسم بن أبي بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاي) المغزومي مولاهم وجدته من فارس سلم على يد السائب بن صفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التصدير من مجاهد أحد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التصدير فلما أخذه من كتاب القاسم وذكر البخاري في الأوسط بمسنده مات سنة ١١٥ هـ تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٨ و خلاصة تهذيب ص ٣١١.

(٤) وفي مشكوة المصابيح ج ٣ ص ٤٧٠ من عزرتي من أولاد فاطمة.

(١) عزرتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الأقرباء وبنى العمومة.

(٢) من أبي دلاود أول كتاب المهدي ج ٢ ص ٥٨٨.

(٣) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

(٤) عبد الله بن جعفر بن غيلان أبو عبد الرحمن القرشي مولاهم قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة (١٨) هـ ومات سنة ٢٢٠ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشاً ربما خالف ووثقه العجلي تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٥) أبو المصباح الحسن بن عمر الفرزاري مولاهم أخرج له النسائي في اليوم والليلة - تهذيب التهذيب ج ٢ ص ٢٦٧ و خلاصة التهذيب ص ٨٠.

(٦) زيد بن بيان الرقي صدوق علف من السلسلة من رواية أبي ولاد وابن ماجه تقريب التهذيب ص ٨٣ و خلاصة التهذيب ص ١٢٧ وقال البخاري في إسناده (أوزيلدين بيان) نظر وقال ابن هدي والبخاري لما أُنكر من حديث زيد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر أن زيد بن بيان وهم في رفعه لكن هذا الحديث إسناده جيد لأن زيلدين بيان صدوق علف وعلي بن نفيل لا بأس به فليس لولهم وجود علما بأن هناك أحاديث أخرى تشهد له.

العابد قال البخاری قال عبد الغفار ثنا أبو الملیح أنه سمع زیاد بن بیان وذكر فضله وقال الشافعی لیس به بأس وذكره ابن جبان فی الثقات وقال کان شیخا صالحا. وأما علی (۱) بن نفیل فهو ابن نفیل بن زراع النهدی أبو محمد الخزاز قال عبد الله بن جعفر الرقی سمعت أبا الملیح الرقی بنی علی بن نفیل ویذكر منه صلاحا وقال أبو خاتم لا بأس به وذكره ابن جبان فی الثقات وذكره العقيلي فی كتابه وقال لا يتابع علی حدیثه فی النهدی ولا یعرف إلا به و فی النهدی حدیث جیاد من غیر هذا الوجه وأما سعيّد بن المسیب فهو إمام مشهور. فالحدیث صحیح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع علی حدیثه فی النهدی فلا یضر فی صحة الحدیث إذا لا یشرط فی صحته وجود التابع - وتبین من قول العقيلي أن الأحادیث الصحيحة موجودة فی النهدی -

الحدیث (۸) حدّثنا سهل بن تمام بن بزيع. ناعمراّن القطان عن قتادة عن أبي نصرّة عن أبي سعيّد الخدری رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النهدی متى أجل (۲) الجنة أقتى (۳) الألف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴) -

أقول أما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوی السعیدی أبو عمرو الشمری قال أبو زرعة لم یکن یكذب ربما وهم فی الشئ وقال أبو خاتم شیخ وذكره ابن جبان فی الثقات وقال

(۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری  
مجھ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستونہ  
بلند ہوگی۔ نہیں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔  
(مطلب یہ ہے کہ ہمدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل و انصاف  
کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔) ایضا

(۱) علی بن نفیل - خلاصة التذهیب ص ۲۷۸ وتذهیب التذهیب ج ۷ ص ۳۴۲ والتقریب ص ۱۸۶

(۲) احدى الجبهة: الذى تحصر الشعر عن جبهته.

(۳) احدى الألف: الذى طول فى لفه ورقة فى لونه مع حذب فى وسطه.

(۴) سنين لم يولد لول كتاب المهدي ج ۲ ص ۵۸۸ والخرجه الحافظ أبو بكر البيهقي فى البحث

والفتور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تذهیب التذهیب ج ۱ ص ۲۱۷.

بخطي أخرج له أبو داود وأما عمران (١) القطان فهو عمران بن داود العمري أبو العوام البصري أخذ العلم وأثنى عليه يحيى بن سعيد القطان وثقه عفان بن مسلم وقال أحمد أرجو أن يكون صالح الحديث قال في التريب صدوق بهم ورمي بـأى الخوارج وفي تهذيب التهذيب قال عمرو بن علي كان ابن نهدى يحدث عنه وكان يحيى لا يحدث عنه وقد ذكره يحيى يوماً فأحسن الثناء عليه وقال الأجرى عن أبي داود هو من أصحاب الحسن وما سمعت إلا خيراً وقال ابن عدي هو من يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الصاحبي صدوق وثقه عفان وقال العقيلي من طريق ابن معين كان يرى رأى الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذي قال البخاري صدوق بهم وقال ابن شاهين في الثقات كان من أخص الناس بقتادة وقال العجلي بصري ثقة وقال الحاكم صدوق الخ -

فهذه أقوال القائمة في تعديله وقد جرحه قوم بخرج منهم فقال الدورى عن ابن معين ليس بالقوى وقال مرة ليس بشئ لم يرو عنه يحيى بن سعيد وهذا القول من ابن معين لا يضره فإن الجرح المبهم لا يترشح على التعديل ، وعدم رواية يحيى بن سعيد لا يدل على جرحه وحديثه وقد نقل عنه حسن الثناء عليه كما تقدم وقال أبو داود مرة ضعيف أفنى في أيام إبراهيم بن عبد الله بن حسن بفتوى شديدة فيها سفك الدماء قال وقدّم أبو داود أباهلال الراسي عليه تقديمًا شديدًا وقال النسائي ضعيف الخ وهذا أيضاً جرحاً مبهماً لا يتقدم على تعديله وقد نقلنا عن أبي داود أنه قال ما سمعت عليه إلا خيراً وأما ما قاله أبو المنهال عن يزيد بن زريع كان حرورياً كان يرى السيف على أهل القبلة فقد انتقذه الحافظ المصنّف رحمه الله حيث قال قلت في قوله حرورياً نظر ولعله شبهه بهم قد ذكر أبو يعل في مستند القصة عن أبي المنهال في ترجمة قتادة عن أنس رضي الله عنه ولفظه قال يزيد كان إبراهيم يعني ابن عبد الله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاء عن شئ فافتاه بفتيا قتل بهارجل مع إبراهيم الخ وكان إبراهيم ومحمد خرجا على المتصور في طلب الخلافة لأن المتصور كان في زمن أمية تابع عمداً بالخلافة فلما زالت دولة بني أمية وولي المتصور الخلافة يطلب عمداً ففر فالتح في طلبه فظهر بالندية وبايعه قوم وأرسل أخاه إبراهيم إلى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر أنها قتلا وقتل معها جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الحرورية في شئ الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى -

(١) عمران القطان بن داود العمري أبو العوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص

١١٥ و ١١٦ و ١١٧ وتقريب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التهذيب ص ٢٩٥ .

وخلصه الكلام أن المصليين في شأن عمران أكثر، ثناءهم أقوى وأما الجارحون فآقل وجرحهم غير معتد به ومن ههنا نرى الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى في تقريره لم يذهب إلى جرحه بل اختار تعديله وتوثيقه حيث قال صدوق بهم وقد صحح الحاكم رواياته وأما أطنبنا الكلام فيه لأن الذهب رحمه الله تعالى لم يسلم تصحيح الحاكم لرواياته وقع فيها ذكر عمران القطان واستند بجرح بعض الأئمة فيه حيث قال عمران القطان جرح عليه غير واحد من الأئمة مع أنه، لم يوازن بين جرحه وتعديله حتى يسبر الراجح حسب القواعد الأصولية وقد أخرج له البخاري تعليقا والآريفة والله تعالى أعلم -

وأما قتادة (١) فهو ابن دعامه السدوسي أخذ الأئمة المعروفين أخرج له الستة -  
وأما أبو نضرة (٢) فهو المنذر بن قطعة العبدى الموقفي أخرج له البخاري تعليقا ومسلم والآريفة وثقة ابن معين والنسائي وأبو زرعة وابن سعد وحاصل الكلام أن الحديث صحيح لا غبار عليه -

(١) قتادة بن دعامه: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التهذيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ منس و قد احتج به لرباب الصحاح.  
(٢) أبو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم كاف وفتح المهمله العبدى الموقفي بفتح المهمله والواو ثم لف البصري ثقة من الثلاثة مات سنة ثمان أو تسع مائة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفي تهذيب الكمال الموقلة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج ١ ص ٢٦٨ - وفي خلاصة التهذيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهمله - قال ابن أبي حاتم مثل أبي عن أبي نضرة وعطية فقال أبو نضرة أحب إلي وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل أحد يحتج به ولورده العقلي في الضمناه ولم ينكر فيه لاحدا لأحد - تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٢٦٨ و ٢٦٩،



(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ ثَنَادِهِ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبِ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَأْتِي بِعُيُونِهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَفِّسُ بِهِمُ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَأَذَارُ أَيْ النَّاسِ ذَلِكَ أَنَاهُ أَبْدَالَ (۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَأْتِي بِعُيُونِهِ ثُمَّ يَنْشُورُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَغَنًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ كَلْبٌ وَالْحَقِيقَةُ لَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ

۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کر رہی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی) اس خیال سے کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں، مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کو پیش کریں گے (جب ان کی خلافت کو خیر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیدار و چٹیل میدان میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء اگر آپ سے بیعت

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا تغلو الدنيا منهم، إذا مات واحد منهم لبطل الله تعالى مكفه بأخر والواحد بطل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح أبو خدة في تطبيقه على "المنزل المنيف" ص ۱۳۷ وقد نظمت مسألة الأبدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فإطلوا الكلام فيها ولقد ردها بعضهم بالتأليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطل فيها ص ۸ - ۱۰ وقردها بجزء سماه تظام الأبال على الأبدال وكذلك معاصره السيوطي اطل فيها في اللكني المصنوعة ۲/ ۳۳۰-۳۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تلوف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتكفيه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتبه الحاروي للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ۱۴۱ وصححه بينما هو في ص ۱۳۶ قد عد احاديث الأبدال كلها من الاحاديث الباطلة وهذا التعميم خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقصص هو حديث منها (حاشية عبدالرؤف ص ۱۳۹) .

فَيَقْسِمُ الْمَالُ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِحِرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ

بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ

أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ أَتَمُّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثَ بِالطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالصَّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بْنَ الْمُثَنَّى

هُوَ الْعَمْرِيُّ أَبُو مُوسَى الرَّبَيعِيُّ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مَعَاذُ بْنُ

هِشَامٍ فَهُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ. وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

خِلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں

ہو گی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعران و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس علاقہ

لشکر پر غالب ہوں گے (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل

شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے

اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم

ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت مہدی

دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان

ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) المصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من الضربة الى الأربعين لا واحد لها من لفظها

وقيل لريد جماعة من هؤلاء سماهم المصائب (النهضة) جرن : باطن العنق ومضاه قر الرلره ولستقل

كما في البحر اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(۱) من في دلائل كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس العنزي يفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۵۵۷.

بن سنبر الدستوائی ابو بکر بن البصری اخرج له السنة واما قاضه فهو ابن دغامة السدوسي ابو الخطاب البصری اللاکمه اخذ الثبته بالاعلام اخرج له السنة -

واما صالح (۱) ابو الخليل فهو ابن مريم الضبي ابو الخليل البصری اخرج له السنة واما صاحبه فهو عبد الله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به في الرواية احدى عشر ونص عليه في كتب الرجال وهذا عبد الله (۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنكة النبي صلى الله عليه وسلم اخرج له السنة وثقه ابن معين وغيره فالحديث على شرط الشيخين والاربعة في غابة من الجوزة والصحة وهكذا الطريقان اللذان بنعه والله اعلم -

**ضروری وضاحت** "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیا کے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آ جاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منتقل سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصد حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللہ تعالیٰ المصنوع میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحلوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بعراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معين صدوق ليس بحجة وقال ابن عدي له حديث كثير ربما بخلط ولرجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص ۳۸۰ وفي تريب التذهيب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التلمذة مات سنة مائتين.

(۴) هشام بن ابی عبد الله بن سنبر الدستوائی ابو بکر البصری کان يبيع الثياب التي تجلب من مستوا فنسب إليها قال علی بن الحارث سمعت شعبة يقول کان هشام احفظ مني واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی هلال - تذهيب التذهيب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخليل ابن ابی مريم الضبي مولاهم وثقه ابن معين والنسائي، تريب التذهيب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهيب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمي ابو محمد القمي لقبه بنبه قال ابن معين وابو زرعة والنسائي ثقه وقال ابن عبد البر في الاستيعاب اجمعوا على انه ثقه وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة - تذهيب التذهيب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

وقال ابن شاهر في الثقات قال عثمان بن ابن شيبة لا بأس به كان يهتم في الحديث قليلا وقال أبو بكر بن البراء في السنن مستقيم الحديث أخرجه البخاري تعليقا والأربعة - وأما شعيب بن خالد (۱) فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجوس والذهابين وعنبسة بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري ومالك شابا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال البجلي رازي ثقة أخرجه له أبو داود - وأما أبو اسحق فالظاهر أنه الشيباني (۲) المعروف بالمذلة والبلع أحد الثابتة الأعلام أخرجه له السنة وإن لم يكن هو فاما أن يكون الشيباني أو المذني وكلاهما من الثقات المعتبرين أخرجهما السنة وأما غير هؤلاء فليستوا من هذه الطبقة ولم يخرج أبو داود حديثهم والله أعلم والحاصل أن الحديث صحيح جيد إسنادا إن ثبت لقاء أبي داود بهارون وإلا فالحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الإرسال حجة -

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ذَكَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِإِسْنَادِهِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ رَجُلٌ مِّنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّحْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَةِ أَهْلِ

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں يشبهہ کی ضمیر مفعول کی بی علیہ السلام کی جانب راجع کیاتے، ایک میسرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں مراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مدنی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۱۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت سے ایک شخص (مدنی) سے کہیں ہجرت اور مرقا ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل یعنی ۳۱۳ افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے اہل آیتیں گے؛ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (کہ مدینہ کے درمیان) بیدار میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعب بن خالد البجلي الرازي، تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۰۸۔

(۲) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن أبي داود هو اسحق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن أبي شعيرة روى عن علي بن أبي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رأهما وقول لم يسمع منهما "تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۵۶۔



بَذَرَ فَيَأْتِيهِ غَضَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسَفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخُوأَلِهِ كُلُّبٌ فَيَهْزُمُهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّ الْخَلَابِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ خَابٍ مِّنْ غَنِيمَةِ كُلْبٍ (۱)

(۱۴) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَحْرُومُ مِّنْ حَرَمٍ غَنِيمَةُ كُلْبٍ وَلَوْ عَقَالًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُبَاعُنْ نِسَاءُهُمْ عَلَى ذَرْجٍ دِمَشْقٍ حَتَّى تُرْذِلَ الْمَرْأَةُ مِّنْ كَسْرِ يُوجَدُ لِسَاقِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی نہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھا ہی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مسندک ج ۴ ص ۳۱۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ران میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۱ ص ۴۱ وفی سندہ ابو العولم عمران القطان قلہ الذہبی ضعیفہ غیر واحد وکان خارجیا وقلہ الہیثمی فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط باختصار وفیہ عمران القطان وثقہ ابن حبان وضعفہ جماعة وبغیة رحلہ رجلہ

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغُودُ عَائِذُ بِالْحَرَمِ فَيَبُغِثُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَذَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمُنُّ يُخْرِجُ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يَبُغِثُ عَلَى نَبِيِّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُ عَائِذُ بِالنَّبِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں ہیں ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزین ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام پیدا رہے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جہم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی میت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مسند درک ج ۴ ص ۲۳۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ما جاء في المهدي) وعمران الطنطا لرضا في شاة الله تعالى كما حققه الشيخ في روية رقم ۹ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المسطور مع التلخيص ج ۱ ص ۱۳۱ - ۱۳۲ وقال الذهبي في تلخيصه صحيح.

(۱) المسطور مع التلخيص ج ۱ ص ۱۲۹.

مَنْ أَهْلُ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي فَيَمْلَأُ الْآرَضَ قِسْطًا وَعَدْلًا  
كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيزَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ  
يُسْتَحْلَلَ هَذَا النَّيْتُ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْتَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجْنِي الْحَبْشَةَ  
فَتُخْرِبُ خَرَابًا لَا يَغْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے)  
روز و شب غم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت  
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو مدلل و انصاف سے  
بھرنے لگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۲۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور  
بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامال ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہر گھر  
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کتبہ اللہ کو بالکل ویان کر دے گی۔ اس ویرانی کے  
بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کاہن (فون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۵۴)

(۱) (المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۱۱۲) قال الامام الحاكم وانه لولس من هذا الحديث (الذي مر  
نكره) نكره في هذا الموضع حديث سفیان الثوري وشعبة وزائدة وغيرهم من ائمة المسلمين عن  
عاصم بن بهنلة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبي صلى الله عليه  
وسلم انه قال لا تذهب الايما والقبلى الف وقال الذهبي عتبه صحيح.

(۲) ج ۱ ص ۱۵۶-۱۵۳ وفي مسنده ابن زنجب عن سعد بن سمعان وقال الذهبي بعد الموافقة ما  
خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن لبي ، وقد تكلم فيه، وسعد بن سمعان قال فيه النسائي ثقة  
ونكره ابن حبان في الثقات وقال البرقي دارقطني ثقة وقال الحاكم تلميذ معروف وقال الأزدي  
ضعف لخرج له البخاري في جزء الفقه من خلف الإمام وأبو داود والترمذي والنسائي تهموا

(۱۸) وبأسناده عن جابر بن عبد الله رضى الله عنها قال يوشك أهل العراق لا يجئني اليهم درهم ولا قفيز (۱) قالوا لم ذلك يا أبا عبد الله قال من قبل المعجم يمنعون ذلك ثم سكت هنيهة ثم قال يوشك أهل الشام لا يجئني اليهم دينار ولا مدي قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكونون في أمتي خليفة يخشى المال خشياً لا يبعده غداً ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن الأثر كما بدأ ليعودن كل إيمان إلى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل إيمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها إلا أبد لها خيراً منه وليسمعن ناس برخص أسعار ورئف (۲) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور نعلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مدنی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً اسلام، اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان دینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداً مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو دیاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ لڑائی جگہ، ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے قدامت کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۳ ص ۴۵۶)

الکتب ج ۱ ص ۱۰ وقال الحافظ في باب من ۲۳۸ مطبوعه بيروت ۱۴۰۸ھ نقه لم يصب

الازدي في تصحيحه من الثالثة ونكره لها في فتح الباري ج ۳ ص ۱۶۱ مستهداه.

(۱) القفيز مكيال معروف لاهل العراق خمس كهلجات (شرح صحيح مسلم للنووي ج ۲ ص ۳۸۸).

(۲) الرئف كل أرض فيها زرع ونخل.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرَجْ بِهِذِهِ السِّيَاقَةُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتَبِلُ عِنْدَ كُنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلِّهِمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّبَاثُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يَقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَا يَعْوُذْ وَلَوْ خَبُوا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کہ قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیاہ فرمائی جس کو یہ سمجھ سکے۔ ہاں ماجہ کی روایت میں اس جگہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر اس کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے بھٹ پر گھسٹ کر آؤ پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستطاب ج ۲ ص ۶۳)

حافظ ابن حجر مفتح فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل ضروری وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۴ ص ۵۶ وسکت عنہ الذہبی.

(۲) ج ۴ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقٍ دِمَشْقٍ وَعَامَّةٌ مِّنْ يَتَّبِعُهُ مِّنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَنْفَرِ بَطُونَ النَّسَاءِ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعَ ذَنْبٌ ثَلَاثَةً وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيَتْلُغُ السُّفْيَانِيُّ فَيَنْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِّنْ جُنْدِهِ يَهْزِمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ خُسْفٌ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمَخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرَطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَسْأَلُهُ رَجُلٌ عَنِ الْقَهْدِيِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد علیؑ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین و حنسا دیا جائے گا اور بھڑا ایک منجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مسندک ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابو الطیفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے برہنہ

(۱) ذنب ثلثة - یروى كثرة وله لا يخلوا منه موضع - والتلاع هي مسقط الماء من علو الى

سفل جمع ثلثة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۴۴)

(۲) ج ۴ ص ۵۲۰

سُبْحًا فَقَالَ ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قَرَعُ (۱) كَقَرَعِ السَّحَابِ يُؤَلِّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ بَذَرِ لَمْ يَسْبِقْهُمْ الْاَوَّلُونَ وَلَا يُذَرِّكُهُمُ الْاٰخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ طَالُوتُ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اَتَرِيدُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا اَدِيْمُهُمَا (۲) حَتَّى اَمُوتَ فَهَاتِ بَهَا يَغْنَى بِمَكَّةَ خَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

ٹلف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یکجا نگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و طبیط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی رخصت جزوی، فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طائوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طائوت کے ہمراہ نہر اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات تک معتکف ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) القرع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج ۳ ص ۱۱۲)

(۲) لا ادیمہما ای لا اقلعہما

(۳) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۵۵۴

(۲۲) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلُمًا وَجُورًا وَعُدُوَانًا ثُمَّ يُخْرَجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُ مَا قَسَطًا وَعَدْلًا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافِقُهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمُهْدِيُّ بِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ اسْمُ الْاَنْفِ (۲) أَقْنَى أَجَلِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قَسَطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْنَتْ جُورًا وَظُلْمًا يَعْيشُ هَكَذَا وَيَسْطُ يَسَارَهُ وَإِضْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسْبَحَةُ وَالْاَنْهَامُ وَعَقْدٌ ثَلَاثَةٌ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عَمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرَجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِعُ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادَّخُوهُ أَكْثَرَ وَجَارَحُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرَحِهِمْ غَيْرِ مُسْلِمٍ وَبَيْنَهُمَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَاللَّهُ اعْلَمُ -

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جاتے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ حاضر (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، وخرجه الامام احمد في مسند أبي سعيد الخدري بسند صحيح رجاله ثق.

(۲) لثم الألف لارتفاع قصة الألف ولسنواؤه اعلاها وشراف الارنية قليلا (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۱۳)

(۳) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۷.



(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ الرَّقْمِ ثَنَا زِيَادُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَفِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ -

سُكَّتَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَحْرِيجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذَلِكَ سُكَّتَ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَحْرِيجِهِ فِي تَلْخِصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُ رِجَالِ السُّنَدِ تَفْصِيلاً فِي رَوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحَةٌ (۱) وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً يُخْرِجُ فِي آخِرِ أُمْتِنِ الْمَهْدِيِّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صَحَاحًا (۲) وَتُكَثَّرُ الْمَأْشِيَةُ وَتُعْظَمُ الْأَمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَغْنَى حَبَجًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جُورًا وَظُلْمًا فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ عَتَرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسانے گا اور زمین اپنی پیادہ و باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال و کساں طوع و پرہیز کے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں مومنین کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں زمین جو ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس پہلے وہ جو ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ ایضاً)

(۱) بصاح: ص ۵۵۷۔

(۲) يعطى المال صحاحا ای يعطى اعطاء صحاحا و سوريا

(۳) بصاح: ص ۵۵۸۔

تَسْمَا فِيمَنَا الْأَرْضَ غَدَاً وَقَسَطَا كَمَا مُلِثْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱)۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَأَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْخِصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲)۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَمَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

فِي تَجْمَعِ الزَّوَائِدِ (۳)

(۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُشَيْرُكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يَبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزِلْزَالٍ فِيمَنَا الْأَرْضَ قَسَطًا وَغَدَاً كَمَا مُلِثْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَفْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسُّوْيَةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۷۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زامہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دور خلافت میں میری امت کے لوگوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ اور بغیر امتیاز و ترجیح کے اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جیسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) بوضاح ۱ ص ۵۵۸۔

(۲) رَسَّكَتَ عَنْهُ الذَّهَبِيُّ مَكْتُفَا بِكَلَامِهِ عَلَى الْحَدِيثِ الَّذِي أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ آخَرٍ قَبْلَ

هَذَا الْمَوْضِعِ بِصَفْحَةٍ فِي ج ۱ ص ۵۵۷ وَنَقَلَ الشَّيْخُ لِيُضَاحَ تَحْتَ رَقْمِ ۲۲ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

(۳) هُوَ الْعَلَمَةُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ نُورُ الدِّينِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْهَيْثَمِيِّ

الْمِصْرِيِّ الْقَاهِرِيِّ وَلَدَ سَنَةِ ۷۳۵ هـ وَتَوَفَّى سَنَةَ ۸۰۷ هـ لَهُ كُتُبٌ وَتَخَارِيجُ فِي الْحَدِيثِ مِنْهَا مَجْمَعُ

الزَّوَائِدِ وَمَنْبَعُ الْفَوَائِدِ طَبْعُ فِي عَشْرَةِ أَجْزَاءٍ قَالَ الْكُتُبِيُّ وَهُوَ مِنْ نَفْعِ كُتُبِ الْحَدِيثِ بَلْ لَمْ يَوْجَدْ مِثْلُهُ

كُتَابٌ وَلَا صَنَفٌ نَظِيرُهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَالسِّيَاطِلُ بِغِيَةِ الرَّائِدِ فِي الذَّيْلِ عَلَى مَعْجَمِ الزَّوَائِدِ، لَكِنَّهُ لَمْ يَنْهَ

وَتَرْتِيبُ النِّسَابَاتِ لِابْنِ حَبَّاسٍ، (مَخْطُوطَةٌ) وَتَقْرِيبُ الْبُخْيَةِ فِي تَرْتِيبِ أَحَادِيثِ الْحَلِيقَةِ (مَخْطُوطَةٌ)

وَسَلَّمَ غِنًى وَبَسَعَهُمْ عَذْلَهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَقِيُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَقِيُولُ: أَنَا فَقِيُولُ لَهُ! إِنَّتِ السَّدَانُ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمُهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَقِيُولُ لَهُ اإِحْبِثْ فَيَحْبِثُنِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَانْتَزَرَهُ نَدِمَ فَقِيُولُ كُنْتُ أَجْتَنِعُ أُمَةً مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْعَجَزَ غِنًى مَاوَسَعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُوْنُ كَذَلِكَ سَبْعَ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْعِينَ أَوْ ثَسْعَ سَبْعِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْغَنِيِّ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِيهِ وَأَبُو يَعْنِي بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرَجَاهُمَا ثَقَاتٌ (۱)

جائے اس اعلان پر، مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لاتے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا، اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لاہکی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی دوانی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد الطلي في زوائد لبي يعلی الموصلى (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة (مخطوطة) وموارد الظمان لبي زوائد ابن حبان وغاية المقصد في زوائد احمد، والبحر الزخار في زوائد مسند البزار، والبر المنير في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزرکلی ج ۴ ص ۲۶۶ والرسالة المستطرفة للكتانی ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهِ فَيَأْتِيَهُمْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَنْجَحُّهُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيَهُ عَصَابُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُورُ جُلٌّ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّبٍ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْرُمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كُلُّبُ الْخَائِبِ مِنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجُرْأَنِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سِتْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مدعی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی نینال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مدعی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مدعی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۲۱۵ و مکان ابن القوم فی المنار المنیف ص ۱۴۴ و قال رواہ الإمام احمد باللفظین و رواہ ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادہ عن ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمہ نحوہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو بطلی الموصلی فی مسندہ من حدیث قتادہ عن صالح ابی الخلیل عن صاحبہ لہ و ربما قال صالح عن مجاہد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثْنَانُ وَالْأَفْتَسَحُ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا تَمَّا

مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضَعِيفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ

فِي أُمْنِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ فِي النَّاسِ خَشْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي

أُمْنِي الْمُهْدِيَّ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثْنَانُ وَالْأَفْتَسَحُ تَنْتَعِمُ أُمْنِي فِيهَا نِعْمَةً لَمْ يَنْتَعِمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے،

یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات نہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۵)

۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا اگر ان کی امت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو

عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۶)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت

میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دیا

دل کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت

میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے

فروغ حاصل کر لے گا)۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں

ایک مہدی ہوگا اس کی مدت خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس

کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷۔

(۲) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷۔

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِذْرَارًا وَلَا يَذْخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِّنَ الثَّوَابِ وَالْمَالِ كَذَوْسٍ يَقُومُ  
الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مُهْدِيْ اعْطِنِيْ فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثَقَاتٌ (۱)

قَالَ الْأَمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيُّ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ  
اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (۹)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو آگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا  
تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)  
۳۳۳۔ حضرت علی رضی سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے  
اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے  
ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) لمضاج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الحبسی مولام الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفى  
سنة ۲۳۵۔ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين  
بالاستياد وفتاوى التبعين وقول الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من  
مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة (الاعلام للزرکلی ج ۱ ص ۱۱۷ و ۱۱۸) والمستطرفة للكنانی ص ۳۶۔

(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حماد بن زهير بن درهم التيمي مولى آل طلحة  
ابو نعم الملقب الكوفي الاحول روى عنه البخاري فاكثر قال احمد ابو نعم صدوق ثقة موضع للحجة  
في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مأمونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳-  
۲۴۸)۔

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو دلاود الحضري الكوفي وحضر موضع بالكوفة قال ابن معين  
ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأجرى عن ابی دلاود كان جليلا جدا وقال ابن سعد  
كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸۔

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَحْبَبَ الْخِضْرِيَّ الْكُوفِيَّ وَوَكَيْفَا مِنَ الْأَبْنَاءِ الْمَرْوُوفِينَ  
 أَخْرَجَ هُمُ السِّتَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْخِضْرِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَزْبَعَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ  
 شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
 عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا وَقَالَ  
 يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ  
 وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ غَيْرُ مَنْسُوبٍ فَقَطَّعَهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمَتَأَخِّرِينَ يَاسِينَ بْنُ مُعَاذٍ  
 الرِّيَّاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا لَخَ مِنْ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
 مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعَبَّاسِيُّ ثِقَةً أَخْرَجَ لَهُ  
 التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي مُسْنَدِهِ عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ لَخَ وَالْحَافِظُ أَنَّ الرِّوَايَةَ  
 رَجَاهُ الثِّقَاتِ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنَ خَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ تَضْمِينَهُ  
 مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِأَجْلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا،  
 نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الرِّيَّاتِ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ  
 الْعَبَّاسِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(٥) يَاسِينَ بْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْعَمَلِيُّ الْكُوفِيُّ - تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١ ص ١٥٢ وَقَالَ  
 الْحَافِظُ أَيْضًا فِي التَّقْرِيبِ يَاسِينَ بْنُ شَيْبَانَ وَابْنُ سِنَانَ الْعَمَلِيُّ الْكُوفِيُّ لِأَنَّ بَعْضَ مَنْ سَلَّمَ بِهِ مِنْ الْمَنَاحَةِ وَهُمْ مِنْ  
 زَعَمَ لَهُ ابْنُ مَعَاذٍ الرِّيَّاتِ ص ٢٧٣.

(٦) إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَمَلِيُّ ثِقَةً لَخَ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١  
 ص ١٣٦.

(٧) مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ١٥ ص ١٩٧ طَبَعَ الدَّارُ السُّلْطَانِيَّةُ بِبَغْدَادٍ. تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١  
 ص ١٠٩-١١٤. أَيْ يَتَوَبَّعُ عَلَيْهِ وَيُؤْفَقُ وَيُلْهَمُ وَيُرْشَدُ بِدَلِيلٍ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ (الْفَنُّ وَالصَّلَاحُ ابْنُ كَثِيرٍ  
 ج ١ ص ٢١) وَهَذَا الْحَدِيثُ الْمَرْجُوحُ الْحَفَاطُ فِي كِتَابِهِمْ مِنْهُمْ الْحَفَاطُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ  
 مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ الْفَنِّ وَالْحَفَاطُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي مُسْنَدِهِ عَلَى ابْنِ أَبِي  
 طَالِبٍ وَقَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ شَاكِرٌ اسْتَدَّاهُ صَحِيحٌ.

(٨) وَكَوَيْجُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنُ مَلِيحٍ الرَّوَّاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ الْكُوفِيُّ الْحَفَاطُ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا  
 رَأَيْتُ لِدَعَى اللَّحْمِ مِنْ وَكَيْجٍ وَلَا أَحْفَظُ مِنْهُ وَقَالَ نَوْحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُرْمِيُّ رَأَيْتُ الثَّوْرِيَّ وَمَعْمَرًا وَمَالِكًا  
 فَسَأَلْتُ عَنْهُ عَلَى مَثَلِ وَكَيْجٍ لَخَ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١ ص ١٠٩-١١٤.

(٩) مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ١٥ ص ١٩٧، طَبَعَ الدَّارُ السُّلْطَانِيَّةُ، بِبَغْدَادٍ.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَنْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ

أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي النُّخ (۱)

أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّبْدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّحَاحِ السَّبْتَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ مُسْلِمٌ

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَالْزَائِنَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَّقَهُ أَخَذُوا ابْنَ مَعِينٍ وَالْبَعْجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَ

مِنْ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضِعُّهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي

الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الذَّهْرِ

إِلَّا يَوْمَ لَبِثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَنْمُلًا هَاعِذَلَا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا (۳)

أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّبْدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّحَاحِ السَّبْتَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رُوَاةِ الْبُخَارِيِّ

وَالْزَائِنَةُ خَلَا مُسْلِمٌ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم

نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا

نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن

عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا

کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے

ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے،

ظلم سے بھری ہوگی۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۲) فطر بن خليفة القرشي المخرومي مولاهم ابو بكر الخطيب الكوفي قال الامام احمد بن

حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي خيثمة عن ابن معين ثقة

وقال العجلي كوفي ثقة غير الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو دلاود

عن احمد بن يوسف كتابنا عن علي فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا يبالى به وقال

في موضع اخر ثقة حافظ كس وقال ابن سعد كان ثقة نشاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال



(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ  
ثَنَا مُجَاهِدٌ ثَنَا فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَهْدِيَّ لَا  
يَخْرُجُ حَتَّى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَاتَى النَّاسُ الْمُتَهْدِيَّ فَرَفُّوهُ كَمَا تَرَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عَرْسِهَا  
وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَتَمْطُرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ  
أُمْتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ (۱)

اقول اما عبد اللہ (۲) بن نمیر فہو ائمہ بنی الخارین الکوفی اخرج لہ السنۃ واما  
موسیٰ (۳) الجہنی فہو موسیٰ بن عبد اللہ اوابن عبد الرحمن الجہنی الکوفی وثقہ اخذ وابن معین

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ”نفس زکیہ“  
کے قتل کے بعد ہی خلیفہ ہمدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و  
آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ ہمدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دہلیز  
کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت  
میں، زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان غب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس  
قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی دہلی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ  
ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں  
جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید  
ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ ”سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ  
میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد ہمدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی  
مشہور تالیف ”الاشاعۃ لاشرط الساعۃ“ میں یہ بات بعراحت تحریر کی ہے۔

الصاحبي صدوق . وقال الصاحبي أيضا وكان يقدم عليا علي عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو  
خشبي (اي من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطنی فطر زائع ولم يحتج به البخاری الخ  
تہذیب القہذیب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من کلام الصاحبی ولكن له حکم المرفوع لانه

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا بُدَّ أَنْ يَكُنَّ صَالِحٌ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَأَمَّا  
عُمَرُ (۱) بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ فَهُوَ الْكُوفِيُّ وَثَقَّةٌ ابْنُ مَعِينٍ وَأَبُو حَاتِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَ لَهُ  
أَبُو دَاوُدَ وَالتَّبَخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمَفْرُودِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَذَكَرَهُ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثِّقَاتِ قَالَ قَالَ  
أَخَذَ ابْنُ صَالِحٍ بِمَعْنَى الْمَصْرِيِّ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ثَقَّةٌ وَأَمَّا مُجَاهِدٌ (۲) فَهُوَ إِمَامٌ مَشْهُورٌ أَخْرَجَ لَهُ الثَّائِمَةُ السِّتَةُ  
وغيرهم فالخاتمة أن الرواية صحيحة ورجاها كلهم مؤثقون والله أعلم.

(۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَاهُ رِزْقَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ  
لِلرُّجُلِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَجِلَّ النَّيْتِ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْتَلْ عَنْ  
هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخْرِجُونَ خَرَابًا لَا يُمْرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ  
كَتْمَهُ (۳)

أَقُولُ أَمَّا يَزِيدُ (۴) بْنُ هَارُونَ فَهُوَ السُّلَمِيُّ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ أَخَذَ الْأَعْلَامَ الْحَفَظَ  
الْمَشَاهِيرَ رَوَى عَنْهُ السِّتَةُ قَالَ أَخَذَ كَانَ حَافِظًا مُتَقِنًا وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِمَامٌ لَا يَسْتَلْ عَنْ مِثْلِهِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي

۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص یعنی  
مہدی سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے  
اہل ہی پر پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو  
(یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکر معلّمہ کو  
بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

(۲) عبد الله بن نمير الهمداني الفارسي ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من  
كبار التسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴) وخلاصة التذهيب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث  
صاحب سنة وقال ابن سعد كلن ثقة كثير الحديث صدوق تهنيب التهنيب ج ۱ ص ۵۲-۵۳.

(۳) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله وبقال ابن عبد الرحمن الجهني ابو سلمة الكوفي ثقة  
عليه لم يصح ان الفطن طعن فيه (التقريب ص ۲۵۷) وثقة الفطن وقال العجلي ثقة في عدلا-  
الشيوخ وقال ابو زرعة صالح ونكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كلن ثقة قليل الحديث  
(تهذيب التذهيب ج ۱۰ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصري بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى تقيف قال ابن معين وهو حاتم  
ثقة وقال الأجرى سئل ابو داود عن عمر بن قيس فقال من الثقات ورواه شهر ولونق ونكره ابن حبان  
﴿-----﴾

ذنب (۱)۔ فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي العامري من ائمة المدنى احد الاعلام اخرج له السنة قال احمد يشبهه بابن المنسب وهو اصلح واورع واقوم بالحق من مالك واما سعيد بن سمان (۲) فهو الانصارى الزرقى اخرج له ابو داود والترمذى والنسائى والبخارى في جزءه البقرة وقال النسائى ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن الدارقطني ثقة وقال الحاکم تابعي معروف وقال الأزدي ضعيف الخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدنى قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الأحاديث الصحيحة الواردة في ذكر المهدي فاوردتها تامة وتعميماً للفائدة واليكم تلك الأحاديث -

**تشریح** مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جہشتم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے ملو گیو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا مکا لے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ ”قیامت نامہ“ میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈھالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد امجد احمد دانا پوری)

فی الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قبل الذهبي اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن أبي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيد بن هارون بن وادي ويقل زاذان بن ثابت السلمي مولا هم ابو خالد الواسطي احد الاعلام الحفاظ المشاهير قبل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المديني ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا يمس عن مناله (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن أبي ذنب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي العامري وهو الحارث المدنى قال احمد صدوق الفضل من مالك الا مالكا اشد تنقبة للرجال منه وقال ابن معين ابن أبي ذنب ثقة وكل من روى عنه ابن أبي ذنب ثقة الا با حابر البياضى وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبد الكريم با امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان يقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمان الانصارى الزرقى مولا هم المدنى (تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۴۰) وقال الذهبي في التوقيف سعيد بن سمان الانصارى الزرقى مولا هم المدنى ثقة لم يصب الازدى. غي. تصحيحه س. الثالثة. (۲۳۸ طبع في بيروت ۱۴۰۸ هـ).

# الذَّيْلُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ

(۱) عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيُحْكَمُ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِسْنَادُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ النَّبِيِّاءِ، بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱: حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تمہارے میں سے ہوگا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامت کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کھڑی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں) (اس وقت) امامت ہمیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے، اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔) (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) "لنصركم منكم" معناه بصلی (ای عیسی علیہ السلام) معكم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰۶) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامكم واحد منكم دون عیسی علیہ السلام (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعی الأسری فی منقلب الشافعی نوثرت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عیسی علیہ السلام بصلی حلفه (فتح الباری ج ۶ ص ۱۹۳).

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ  
بَغَضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ (أَخْرَجَهُ الْإِسْنَادُ مُسْلِمًا فِي صَحِيحِهِ ج ۱  
ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى صَلِّ  
لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَنَارِ الْمُتَنَبِّهِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي  
أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِسْنَادُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ التَّجَمُّيُّ  
الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَّى ۵۲۸۲ھ) (۱) وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَبُو هِشَامِ الصَّنْعَانِيُّ صُدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ مَاجَةَ فِي  
تَفْسِيرِهِ (۲) وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصَّنْعَانِيُّ صُدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَأَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں  
گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے  
چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسن ابراہی لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث  
متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم  
علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے  
اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی  
بنارہ جواز اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (النار المہذب ۴۷۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تغریب التہذیب ص ۸.

(۳) لمصا ص ۹۶.

فَهُوَ ابْنُ مِقْلَبِ بْنِ مُنْبِهٍ النَّبَائِي ابْنُ أَخٍ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهٍ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) وَأَمَّا وَهَبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنْبِهٍ بْنِ كَامِلِ النَّبَائِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَنْبَاوِيُّ (يَفْتَحُ الْهَمَزَ وَ سَكُونُ الْمُوحِدَةِ بَعْدَهُ نُونٌ) بَقَّةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَصْحَابُ السَّيِّئَةِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ أَخْرَجَ لَهُ أَيْضًا فِي تَفْسِيرِهِ (۲) فَالْحَاصِلُ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفَ الْأَمِيرَ الْمَذْكُورَ بِأَنَّهُ الْمُهْدِيُّ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُفْسِرًا لِلْمَرَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أوردَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فَتَبَّهَ.

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدُّجَالُ فِي خِيفَةٍ مِنَ الدِّينِ وَذَكَرَ الدُّجَالُ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السَّحَرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا الْكَذَّابِ الْخَفِيفِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمْ يَا رُوحُ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَإِذَا صَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَحِينَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْثَأُ كَمَا يَنْثَأُ الْمَلُوحُ فِي الْمَاءِ

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بنی اسرائیل و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۱۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلیے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانوں تمہیں اس چھوٹے جہیٹ سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر اگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لےئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں، دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پھینکنے کی طرح پھینکنے لگے گا۔

(۱) لمصا ص ۳۹۶۔

(۲) لمصا ص ۵۸۵۔

(رواہ الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه۔ وقال الشیخ الذہبی فی تلخیصہ هو علی شرط مسلم) (۱) لیتقدم إمامکم فلیصل بکم والنام حینئذ هو المہدی کما جاء التصريح فی الحدیث رقم ۴۰۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِي زَمَنِ الْمُهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذْرَأًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ ثَبَاتِهَا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ أَوْرَدَهُ الْهَيْئِيُّ فِي جَمْعِ الزَّوَانِدِ وَقَالَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالَهُ ثِقَاتٌ (۲)۔

(۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّنَ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُثُمْ

۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارشیں ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔  
(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۶ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ سکیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہنسنے لگے کہ فرماتے ہیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۰۷۳۷)

(۱) المستدرک ج ۲ ص ۵۳۰۔

(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷۔

بَيْتِ الْقُدْسِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحُ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْزُوقٍ الصُّبْحُ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِنْسَى ابْنُ مَرْزُوقٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِنْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلَّ فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيَمْتَ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ إِمَامُهُمْ الْحَدِيثُ.

رواه الحافظ ابن ماجة القزويني وذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و عزاه الى ابن ماجة (۱) و قال اسناده قوي و اما في الحديث و امامهم رجل صالح فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) و عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيَنْزِلُ عِنْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمَ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي، الْحَدِيثُ.

رواه الحاكم في المستدرک و صححه و أورده الشيخ الفينی في مجمع الزوائد عن أحمد و الطبرانی ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف و قد وثق و بقيته رجالها رجال الصحيح (۲)

(۸) و عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِينَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تُسَبَّوْا

، : حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر رہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھ لے گا۔

المستدرک ج ۴ ص ۸، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۴۴۲

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجة فی حبث طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۱ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲.



أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُّوا شِرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْآبِدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِنَ السَّيِّئِ فَيَغْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلْتَهُمُ الثَّمَالِبُ غَلِبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنَ أَهْلِ بَيْتِنِ فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ الْمُكْثَرُ يَقُولُ لَهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَالْقَلِيلُ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ، أَمَارَاتُهُمْ أُمْتُ أُمْتُ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيَرُدُّ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَلْفَتَهُمْ وَنَعِمَتَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ.

قال الشيخ الهيثمي أخرجه الطبراني في المعجم الكبير وفيه ابن أبي شيبة وهو يروي عن رجله ثقات وزواؤه الخواص في المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجه في أقره الذهب وفي رواية ثم يظهر الهيثمي فيرد الله الناس ألفتهم وليس في هذا الطريق ابن أبي شيبة وهو إسناد صحيح كما ذكر (۱).

۱۸ : حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر لوٹری حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انسانی) فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جہنموں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جہنموں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم ملے کر لیے جلتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمُهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ.

رواه الحاكم في المستدرک من طریق علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن أم سلمة وسكت أيضا عنه الإمام الذهبي (۱) و أوزره الثواب صديق حسن خان الفتوحی فی الاداعه وقال صحيح (۲)

قدّم الثعلبی والتحقیق والتبذیرک بغون الله عزاسمه على يد العاجز حبيب الرحمن القاسمی فی ۱۲، ربيع الثانی ۱۴۱۴هـ. والله الحمد أولا وأخیرا وصلى الله على النبي الأُمی حاتم النبیین والمُرسلین.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لامس میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے بدر مقابل ہوگا جس میں ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ ان سب کو مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں ہلاک کر دے گا (نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بھائیگت و الفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۲۱۷، المستدرک ج ۳ ص ۵۵۳)

۹: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۳ ص ۵۵۷)

(۱) المشرك ج ۴ ص ۵۵۷.

(۲) الاداعه لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ۶۰ مطبوعه الصديقي دريس ۱۲۹۴.



## ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک ہوندر مرکزین ملتان

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی تربیاتی حالات حاضرہ کا جائزہ تحریر : قادیانی شہادت کے جوابات : عالمی مجلس کی سرگرمیاں : قادیانیت کے رد میں عمدہ علمی مضامین : اصلاحی مقالہ جات : امت مسلمہ کی رہنمائی : مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے : قادیانیت چھوڑنے والے نو مسلمانوں کے ایمان پر درحالات و واقعات : اکابر کے غیر مطلوبہ خطوط و یاد کار تقاریر : جماد آفریں حقائق افروز معلومات کا حسین گلدستہ : ۳۸ صفحات : رنگین آرٹ پیپر کا ٹائٹل : کمپیوٹر لکھت : عمدہ طباعت : سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ پندرہ صرف روپیہ 100 ہے۔ ایجنسی پرچوں سے کم کی جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہوندر حضرات کو 33 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ دی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی 100 روپیہ سالانہ خریداری کا مٹنی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوا لیا جاسکتا ہے۔

### رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122 :

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بہت روزہ ترجمان ہفتہ وار ختم نبوت کراچی سے

شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جریدوں و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ہر سالانہ ازدہائی صدر روپے 250 ہے۔ زرستانہ کی ترسیل و ہنگامہ خط و کتابت کے لئے سرکولیشن منیجر ہفتہ روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مجددالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780397